| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بریلوی کس کی مانیں۔۔۔؟؟؟

بجواب

دیوبندی کس کی مانیں۔۔۔؟؟؟

ساجد خان نقشبندی

ایک بریلوی کی طرف سے یہ اعتراض ہوا کہ سنی ماہنامہ علم وعمل میں محرم میں اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا چاہئے مگر حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے منکرات محرم میں اس کو بدعت کہا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کا ترک کرنا واجب ہے اب دیوبندی حضرات کس کی مانیں اس کا جواب دیوبندی حضرات ہی دیں گے۔

found.

جواب: الحمد للہ علمائے اہلسنت اور مسلک اہلسنت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے قول کو ہی مانتے ہیں فقہاء کرام اور بزرگان دین کے اقوال وتحقیقات کی روشنی میں۔۔نہ کہ احمد رضا خان کی طرح شریعت کو چھوڑ کر اپنے دین ومذہب پر ہر فرض سے اہم فرض کی طرح عمل کرنے کا نظریہ رکھتے ہیں۔۔ساتھ ہی دلائل کی بنیاد پر علمائے کے اختلاف کو بھی تسلیم کرتے ہیں اور دلائل ہی کی بنیاد پر جمہور اور راجح قول کو لیتے ہیں۔

آج آپ ہم پر اس فروعی اختلاف کی بنیاد پر اعتراض کر رہے ہیں اور ہم سے جواب طلب کر رہے ہیں۔۔تو آپ جواب دیں کہ۔۔

☆ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے نہ پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔۔اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ۔۔امام شافعی کے فتوے کی رو سے بقول آپ کے امام اعظم کی نماز نہ ہوئی اور امام اعظم کے مسلک کی رو سے امام شافعی کی نماز مکروہ ہوئی۔۔جواب دو مسلمان کس کی مانیں۔۔؟؟؟

☆ امام شافعی کے نزدیک خون ناقض وضو نہیں امام اعظم کے نزدیک ناقض وضوء ہے۔۔جواب دیں مسلمان کس کی مانیں۔۔؟؟

☆ امام شافعی کے نزدیک منی پاک ہے اس سے نماز ہو جاتی ہے جبکہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ نجاست غلیظہ ہے نماز نہ ہوگی۔۔اب تائے ہم مسلمان کس کی مانیں؟؟؟۔۔

☆ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گوبر پاک ہے احناف کے نزدیک ناپاک فتویٰ کس کے قول پر دیں اور کیوں دیں۔۔؟؟

☆ امام زفر حنفی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کہنیاں وضوء میں دھونا واجب نہیں آئمہ ثلاثہ کے نزدیک واجب ورنہ وضوء نہ ہوگا۔۔بتاؤ مسلمان

کس کے فتوے پر عمل کریں۔۔۔؟؟؟

ایک چیز ایک امام کے پیچھے حلال دوسرے کے فتوے کی روسے حرام یہ چند مشہور اختلاف ذکر کر دیے ہیں۔۔حیرت ہے اس قسم کے اعتراضات تو پہلے غیر مقلدین اور منکرین حدیث کیا کرتے تھے آج اہلسنت کے تعصب میں تم بھی ان کی پیروی کرنے لگے ہو۔۔۔جس اصول کے تحت یہاں کسی ایک کے قول پر عمل کرنا آپ کے نزدیک ضروری ہوگا اور اسی اصول کے تحت دوسرے امام کا مسلک بھی درست ہوگا اور اس سے اس کی کوئی توہین نہ ہوگی اسی اصول سے آپ دیوبندیوں کا یہ مسئلہ بھی حل کر دیجئے گا۔۔۔جواب دینے کی ضرورت ہی نہیں جو جواب آپ ان اختلافات پر دیں گے وہی ہماری طرف سے ان دو ماہناموں کا قبول کر لیجئے۔

حیرت ہے کہ ماہنامہ علم وعمل میں لکھا ہوا کہ محرم میں اہل عیال پر خرچ کیا جانا چاہئے اس کا ثبوت اگر چہ ضعیف احادیث سے ہے مگر فضائل میں اس کی گنجائش ہے۔کویا یہاں ماہنامہ علم وعمل والوں کے نزدیک کچھ احادیث ہیں جس سے اس کا ثبوت ملتا ہے اور وہ ان کے نزدیک ثابت ہیں اگر چہ ضعیف ہیں اس لئے انھوں نے ایسا کہا۔مگر دوسری طرف مفتی اعظم پاکستان مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے میں صاف طور پر لکھا ہوا کہ جو حدیث اس بارے میں پیش کی جاتی ہیں وہ مشہور محدثین کے نزدیک غیر ثابت ہیں۔۔گویا وہ اس سلسلے میں کسی حدیث کو مانتے ہی نہیں اور چونکہ لوگ اس کو اسی حدیث کی بنا پر ثواب سمجھتے ہیں اس لئے انھوں نے اس کو بدعت اور واجب الترک سمجھ لیا ہے کہ حدیث کا قاعدہ ہے کہ موضوع حدیث کو سنت نہ سمجھا جائے ورنہ اسکا ترک واجب ہوگا۔۔گویا مفتی صاحب اور ماہنامہ علم وعمل والے دونوں اپنی اپنی جگہ درست کہہ رہے ہیں علم وعمل والوں کے نزدیک چونکہ اس کا ثبوت کچھ نہ کچھ حدیث سے ملتا ہے اس لئے انھوں نے اس کی اجازت دے دی مگر نہ اس کو سنت کہا نہ ضروری نہ واجب مگر یہ حدیث چونکہ مفتی صاحب کے نزدیک ثابت نہیں۔۔اس لئے انھوں نے اس کے ترک کرنے کا کہا۔۔اور یہ ممکن ہے کہ ایک حدیث کسی عالم کے سامنے ثابت ہو تو وہ اس پر فتوی دے اور دوسرے کسی عالم کے سامنے ثابت نہ ہو تو وہ اس کے خلاف ہی فتوی دے گا علم حدیث اور فقہ پر گہری نظر رکھنے والوں سے یہ امر پوشیدہ نہیں۔۔مگر ان تیموں کو کبھی فتاوی رضویہ کی مغلظات سے باہر نکلنے کا وقت ملے تو یہ کچھ علم حاصل کریں۔۔

بریلوی بھگوڑے صاحب آپ کو علمائے اہلسنت کا یہ اختلاف تو نظر آ گیا مگر کیا آپ نے اپنے گھر کی بھی خبر لی ہے جہاں ایک نے ایک عقیدے کو کفر لکھا تو دوسرے نے اس کو عین اسلام کہہ دیا۔۔۔آپ ان کا کیا جواب دیں گے ملاحظہ ہو

بریلوی کس مانیں۔۔؟؟؟

پہلا حوالہ:

خدا کو ہر جگہ حاضر و ناظر ماننا بے دینی ہے

☆ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں (جاء الحق ص ۱۶۸)

☆ خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے (جاء الحق ص ۱۶۹)

خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہے

☆ حاضر و ناظر اپنی ذات سے تو حق سبحانہ وتعالی ہی ہے اور یہ بات غیر اللہ کیلئے ثابت کرنا شرک کا سبب بن جاتی ہے۔

(فاضل بریلوی کا مسلک ص ۵۴)

☆ تمھیں چاہئے کہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر نماز روزے پر استقامت کرو (مرات العاشقین ص ۱۱۹)

رضاخانی جواب دیں کہ ان میں بے دین کون ہے اور دین والا کون ہے۔۔۔؟؟؟

دوسرا حوالہ

بشر کہنے میں توہین کا پہلو ہے

☆ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بشر کہنے میں اسکے فضائل وکمالات کے انکار کا پہلو نکلتا ہے اس لئے قرآن پاک میں جابجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر کہا گیا۔(لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔۔از ناقل)(خزائن العرفان،ص۲)

بشر میں تو ہے ہی کمالات کے پہلو

اب دیکھنا یہ ہے کہ لفظ بشر کے معنے بحسب لغت عربیہ عظمت وکمال پایا جاتا ہے یا حقارت میری ناقص رائے میں لفظ بشر مفہوما ومصداقا متضمن بکمال ہے۔(مکتوبات پیر مہر علی شاہ صاحب،ص۱۵۷)

بریلوی جواب دیں کہ دونوں میں سے کس کو گستاخ اور کافر مانیں۔۔۔؟؟؟

تیسرا حوالہ:

نبی کو بشر کہنے والا کافر

☆ خیال رہے کہ نبی کو بشر یارب نے فرمایا یا خود پیغمبر نے یا کفار نے اب جو انھیں بشر کہے وہ رب تو ہے نہیں نہ رسول لہذا کافر ہی ہوگا۔(نورالعرفان،ص،۴۴۸)

نبی تو مبعوث ہی بشر ہوتے ہیں

نبی اس بشر کو کہتے ہیں۔۔۔۔الخ۔۔انبیاء سب بشر تھے۔۔(بہارشریعت،حصہ اول ص۲۸)

رضاخانی معترض جواب دیں کہ ان دونوں یعنی احمد یار گجراتی اور امجد علی اعظم گڑھی میں سے ہم کس کو کافر اور کس کو مسلمان جانیں۔۔؟؟؟

چوتھا حوالہ:

سوالات قبر عربی میں ہوتے ہیں

☆ سوالات قبر عربی ہی میں ہوتے ہیں۔(رسائل نعیمیہ،ص۳۹۸)

قبر میں سوال سریانی میں ہونگے

☆ مولوی احمد رضاخان کا قول ملفوظات ص ۳۴۷ ہے کہ اس بارے میں حدیث میں کچھ نہیں آیا شائد سریانی میں ہوں۔۔اب بریلوی حضرات جواب دیں کہ وہ کس کی مانتے ہیں۔۔اور کس پر جہالت کا فتوی لگائیں گے۔۔؟؟؟

پانچواں حوالہ:

نبی کے ماں باپ مومن ہیں

☆ آدم علیہ السلام سے لیکر حضورﷺ کے سلسلہ نسب میں کوئی مشرک نہیں سارے آباءواجداد وامہات مومن موحد گزرے ہیں۔(رسائل نعیمیہ ص۳۸۷)

حضور ﷺ کے ماں باپ دوزخی ہیں

☆ سبع سنابل مترجم مولوی خلیل خان برکاتی ص۹۱ میں ہے کہ حضور ﷺ کے والدین دوزخ میں جل رہے ہیں ۔۔بریلوی اس کو بہت بڑی گستاخی بھی سمجھتے ہیں اب بتائیں کس کے قول پر فتوی لگاتے ہوئے دونوں میں سے کس کیلئے جہنم کا ٹکٹ بک کرائیں ۔۔۔؟؟؟

چھٹا حوالہ:

کوئی نبی وزیر نہیں ہوسکتا

☆ کوئی نبی خدا تعالی کا وزیر نہیں ہوسکتا کیونکہ وزیر وہ جو بادشاہ کی ضرورت پوری کرنے کیلئے اس کی مدد کرے اور سلطنت کا بوجھ اٹھائے رب تعالی ضرورتوں سے پاک ہے ۔(نور العرفان ص۴۳۶)

نبی ﷺ رب کے وزیر اعظم ہیں

رب شہنشاہ ہے اور حضور ﷺ وزیر اعظم ہیں (رسائل نعیمیہ ص۳۸۴)

یہ ہیں ان کے بڑے جو گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہوئے کبھی ایک عقیدے کو اسلام کہتے ہیں اور کبھی اسی عقیدے کو کفر کہتے ہیں ۔۔بتائے ان دونوں میں سے کونسے قول کو درست تسلیم کریں ۔۔۔اس کا جواب بریلویوں پر قرض ہے ۔۔؟؟؟

ساتواں حوالہ:

تصویر مووی حرام ہے

آپ اخباری بیانات اور ریڈیو ٹی وی پر تشہیر سے کتراتے ہیں چونکہ فوٹو کھنچنا اور کھنچوانا دونوں حرام ہیں اس لئے اخبار میں تصاویر چھپوانے سے آپ کو سخت نفرت ہے آپ کسی کو اپنی ویڈیو کیسٹ بنوانے کی اجازت نہیں دیتے ۔(بریلوی فیضان سنت ص29)

ٹی وی پر آنا عین ایمان ہے

مگر اب اچانک رضاخانی امیر اہلسنت پر ایسا شیطانی الہام ہوا کہ یہی ٹی وی فوٹو جو کچھ عرصہ پہلے حرام تھا اب ایسا حلال ہوا کہ بقول الیاس قادری صاحب کے ہماری روح کی غذا بن گیا ۔۔۔

بریلوی معترض بتائیں کہ ان کے پیرومرشد کے اس دوغلے پن پر وہ کیا جواب دیں گے؟؟ ۔۔۔ایک حرام چیز کس طرح حلال ہوگئی ؟؟؟ ۔۔کہیں آپ لوگوں نے ان کو نبوت کا درجہ تو نہیں دے دیا ۔۔؟؟؟ بینوا توجروا ۔۔

اٹھواں حوالہ:

☆ بریلوی اذان سے پہلے مروجہ صلوۃ وسلام کو دین کا ایک شعار اور سنیت کی علامت سمجھتے ہیں مگر مولوی نظام الدین مرولوی اس بریلوی اذان کو ملاوٹ والے دودھ سے تشبیہ دیتے ہیں اور ان کی خوب خبر لیتے ہیں ۔۔ملاحظہ ہو ص۴۲،۴۳ کتاب سوادِ اعظم ۔

نواں حوالہ:

شکل کا بگڑ جانا عذاب کی دلیل ہے

☆ اگر اس کی شکل تبدیل ہو جائے اور اس کی جسامت انسانی وضع وقطع سے نکل کر کسی اور مخلوق کی صورت میں تبدیل ہو جائے تو اسے

عذاب الٰہی سے تعبیر کیا جائے گا، (نور الحرمین، ص ۱۱ شمارہ مارچ ۲۰۱۰)۔

مگر بریلوی کے شمس الاسلام اپنے ملفوظات میں کہتے ہیں کہ

☆ ایک بار ابن عربی کتے کی شکل میں سمندر سے نکلے اور مردار کھایا۔ (محصلہ، ص ۲۷۶، مرات العاشقین)

اب بریلوی مفتی کا فتوی ہے کہ جنس تبدیل ہونا عذاب کی دلیل ہے اور آپ کے شمس الاسلام اس کو وحدۃ الوجود کا شاخسانہ اور ایک ولی کی کرامت مانتے ہیں۔۔ بریلوی آخر کس کی مانیں جواب دیں۔

دسواں حوالہ:

جنت میں حوروں کی اولاد ہوگی

☆ جنت میں حوریں نوری ہیں جن سے اولاد بھی ہوگی۔ معلوم ہوا کہ نوری کی اولاد بھی ہو سکتی ہے۔ (مقیاس حنفیت)

جنت میں کوئی اولاد نہ ہوگی

مگر مولوی احمد یار گجراتی کہتا ہے کہ اولاد تو فساد کا سبب ہے اور جنت میں فساد نہیں لہذا جنت میں اولاد نہیں۔ (محصلہ، رسائل نعیمیہ ص ۴۰۴)

اب بریلوی ہی بتائیں کہ وہ کس کی مانیں۔۔۔؟؟؟

تلک عشرة كاملة

ہم نے یہاں مختصر طور پر ان کے اکابرین کے دس حوالہ جات پیش کر دیے ہیں ورنہ ان کا پورا لیٹریچر ہی تضادات کا ایک معجون مرکب ہے۔ اب ہم آخر میں خود معترض کا ''تعارض'' اور دجل وفریب آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ دوسروں کے فروعی اختلافات پر اعتراض کرنے والوں کا اپنا رویہ کس قدر ''منافقانہ'' ہے۔

---

n Khuwabo k Zariye

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخیاں

مسلمانو! اب علماءِ دیوبند کے خواب سنئے اور فیصلہ اپنے ایمان اور ضمیر کی روشنی میں کیجئے۔ پہلا خواب سنئے اور اپنے سر کو پیٹئے۔

دیوبند مدرسہ کے مہتمم قاری محمد طیب لکھتے ہیں کہ بھوپال میں موجود نواب کے والد کافی عرصہ سے بیمار تھے ریاست کے ایک افسر نے جو اہلحدیث تھے خواب دیکھا کہ نواب بھوپال بطور امام آگے ہیں اور ان کے پیچھے ایک بہت بڑی جماعت ہے جو نماز پڑھ رہی ہے اور ان مقتدیوں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی شامل ہیں۔ افسر نواب کی یہ عظمت کہ وہ امام الانبیاء کے امام ہیں اور امام الانبیاء ان کے مقتدی ہیں۔ دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ (ملاحظہ کیجئے روزنامہ انجام کراچی ۲۰/اگست ۱۹۵۷ء)

دیوبندیوں کے مایہ ناز پیشوا اشرفعلی تھانوی نے اپنے ایک مرید کا خواب قلمبند کیا ہے۔ سنئے اور ان کی سوچ وفکر پر آنسو بہائیے۔ مرید کہتا ہے، خواب نظر آیا کہ جمعہ کیلئے صف بندی ہو رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احقر کے بائیں جانب تھے اور حضرت والا اشرف علی تھانوی نماز جمعہ پڑھا رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احقر کا بازو پکڑ کر اپنے آگے کی صف میں کر دیا تھا اس خواب کی وجہ سے دل کو ایسی خوشی محسوس ہوئی کہ جس کے اظہار کو کوئی لفظ ہی سمجھ میں نہ آیا جو تحریر کروں۔

(ملاحظہ کیجئے از اشرف علی تھانوی اصدق الرؤیا، حصہ دوم صفحہ ۴۲)

محترم مسلمانو! ان دونوں خوابوں کو اپنے ایمانی عقیدے سے پڑھئے اور پھر خود اپنے ضمیر کی عدالت سے اس کا فیصلہ کیجئے کہ دیوبندی فرقہ کے علماء نے کس دیدہ دلیری اور بے باکی سے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے علماء کا مقتدی بنایا ہے۔ اسی پر بس نہیں کیا بلکہ اپنے علماء کی امامت اور حضور کے مقتدی ہونے کے خواب خوب شائع کئے جا رہے ہیں اور حضور کو مقتدی دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سما رہے۔ کہاں امام الانبیاء جنہوں نے شبِ معراج کے موقع پر مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء کو اپنی اقتداء میں نماز پڑھائی اور کہاں چودھویں صدی کے نام نہاد مولوی۔

ہم نے جب ان اعتراضات کا جواب دیا کہ تم نے علمائے دیوبند کی طرف جعلی حوالے منسوب کئے اور خوابوں پر فتوے لگائے کہ انھوں نے حضور ﷺ کی خواب میں امامت کروائی حالانکہ خواب میں شرعی طور پر کوئی پکڑ اور فتوی نہیں لیکن اگر یہ گستاخی ہے تو احمد رضا خان سب سے بڑا گستاخ ہے جو ملفوظات میں کہتا ہے کہ برکات احمد کی نماز جنازہ میں حضور ﷺ آئے تھے اور یہ جنازہ میں نے پڑھایا تھا اور حضور ﷺ نے میری اقتداء کی۔۔۔ اب اپنے روحانی ابا حضور پر بھی کفر اور گستاخی کا فتوی لگا لیجئے۔۔۔

مگر ہماری حیرت کی کوئی انتہاء نہ رہی جب انھوں نے اس جواب کا جواب الجواب دیا تو اس کا عنوان یہ رکھا

4. Deobandi Sajid ka dajjal (Ala Hazrat Alaih Rehma par aitraz ka jawab)

اب ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جس طرح حضور ﷺ کو مقتدی بنانے پر علمائے دیوبند پر کفر اور گستاخی کے فتوے لگائے گئے عشق رسول ﷺ کا ثبوت دیتے ہوئے احمد رضا خان کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا جاتا مگر شان اسلم بھگوڑے نے انصاف ودیانت کا خون کرتے ہوئے اس گستاخی کا دفاع شروع کردیا اور اس پر گستاخی کا فتوی لگانے والوں کو گستاخ کہنا شروع کردیا ملاحظہ ہو چند عبارات :

اس ملفوظ پر نہ جانے کیا کیا طوفان کھڑا کیا جاتا ہے، دیوبندیوں سے سوال ہے کہ یہ نماز جنازہ کسی نے تو پڑھانا تھا یا نہیں؟ ظاہری طور پر میت کا نماز جنازہ کسی ظاہری شخص نے ہی پڑھانا ہوتا ہے۔

ان تمام باتوں کو گستاخی وہی قرار دے گا جو نبی کریم ﷺ کی قبر میں حیات کا منکر ہوگا، اسی طرح پاکان اُمت کے پیچھے نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے پر گستاخی کا فتویٰ لگانا رافضیت ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی مگر رافضی اس بات کو نہیں مانتے اور گستاخی قرار دیتے ہیں، حالانکہ یہ معاملہ گستاخی کا نہیں بلکہ حضور نبی کریم ﷺ کی کرم نوازی ہے کہ آپ جس کو جیسے چاہیں نواز دیں۔

اللہ اکبر کبیرا۔۔۔۔۔۔قارئین کرام غور فرمائیں کہ یہی وہی شان اسلم صاحب ہیں جو اس سے پہلے چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ ہائے حضور ﷺ نے تو معراج کی رات انبیاء کی امامت کی ہائے ابوبکر صدیق نے امامت سے انکار کردیا تھا مگر آج دیوبندی حضور ﷺ کو نماز پڑھاتے ہیں کیا یہ کھلی گستاخی نہیں؟۔۔۔مگر جب یہی گستاخی ان کے گھر سے ثابت ہوئی تو اب اس کو گستاخی کہنے والوں کو حضور ﷺ کی حیات کا منکر اور رافضی کہا جا رہا ہے۔۔

یہ ہے علمائے دیوبند کی کرامت میں ہمیشہ سے یہ چیلنج دیتا آرہا ہوں کہ علمائے دیوبند پر کفر کے فتوے لگانے والے سب سے پہلے خود ان ہی فتووں کا نشانہ بنیں گے۔۔۔شان اسلم صاحب دجال میں نہیں دجال تو آپ ہیں۔۔کیا یہی عشق رسول ﷺ ہے آپ کا کہ دیوبندی کرے تو ہائے ہائے احمد رضا خان کرے تو واہ واہ۔۔۔آج اہل انصاف خود دیکھ لیں کہ ان کا گستاخی کا نعرہ صرف لوگوں کو دھوکہ دینا ہے۔۔۔آخر یہ کونسا اصول ہے کہ ایک کام دیوبندی کریں تو نبی ﷺ کے گستاخ وہی کام احمد رضا خان کرے تو اس پر اعتراض کرنے والے رافضی بن جائے۔۔ مجھے بتائے! کیا یہ بریلویوں کی مذہبی خودکشی نہیں ہے؟؟۔۔۔شان اسلم تم ہم سے جواب کا مطالبہ کرتے ہو مجھے تو بتا کہ ہم تمھیں تمہاری ہی تحاریر کی روشنی میں گستاخ رسول ﷺ مانیں یا حیات الانبیاء کا منکر اور رافضی۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟؟

آج محض اپنے جاہل ہم سلکوں سے واہ واہ حاصل کرنے کیلئے تم علمائے اہلسنت پر الزام تراشیاں کرتے ہو مگر اس دن سے ڈرو جب تم سب اللہ کے حضور حاضر ہو گے اور رب تم سے ان زیادتیوں کے بارے میں باز پرس کرے گا اور وہاں اس کے سوا تمہارا کوئی جواب نہ ہوگا کہ ھولاء اضلونا فاتھم عذابا ضعفا۔ کہ اے اللہ ہمیں ہمارے ان مولویوں نے ان اکابرین نے ان بڑوں نے گمراہ کیا ہمارا کیا قصور تھا آج تو ان کو دوگنا عذاب دے۔۔۔۔

بریلوی معترضین یہ بات کان کھول کر سن لیں کہ

وہ دنیا تھی جہاں تم بند کرتے تھے زبان میری
یہ محشر ہے یہاں سننا پڑے گی داستاں میری

خاکپائے اہلسنت والجماعت دیوبند

www.RazaKhaniMAzhab.tk

www.haqforum.com

www.ahlehaq.com

www.sunni-media.com

وَرَفَعنا لَكَ ذِكرَك کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا

جاء الحق

(حصہ اول)

اضافاتِ جدیدہ وضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مصنف

حضرت حکیم الامت مولٰینا مفتی الحاج احمد یار خاں صاحب نعیمی اشرفی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

رہنے کی طاقت ہے تو حضور علیہ السلام میں بدرجہ اولیٰ یہ صفت ہے۔

(۲) دنیا میں پانی اور دانہ ہر جگہ موجود نہیں۔ بلکہ خاص خاص جگہ ہے۔ پانی تو کنوئیں اور تالاب و دریا وغیرہ میں ہے۔ دانہ کھیت یا گھروں وغیرہ میں۔ مگر ہوا اور دھوپ عالم کے گوشہ گوشہ میں ہے کہ فلاسفہ کے نزدیک خلا محال ہے ہر جگہ ہوا ہے۔ اس لئے کہ ہوا اور روشنی کی ہر وقت ہر چیز کو ضرورت ہے اور حبیب خدا علیہ السلام کی بھی ہر مخلوق الٰہی کو ہر وقت ضرورت ہے جیسا کہ ہم روح البیان وغیرہ کے حوالے سے ثابت کر چکے تو لازم ہے کہ حضور علیہ السلام کی ہر جگہ جلوہ گری ہے۔

(۳) حضور علیہ السلام تمام عالم کی اصل ہیں۔ وَكُلُّ الْخَلْقِ مِنْ نُّوْرِهٖ اور اصل کا اپنی فرع میں مادہ کا سارے مشتقات میں ایک کا سارے عددوں میں رہنا ضروری ہے ؎

ہر ایک ان سے ہے وہ ہر اک میں ہیں وہ ہیں ایک علم حساب کے
بنے دو جہاں کی وہ ہی بنا وہ نہیں جو اُن سے بنا نہیں!

دُوسرا باب (۲)

مسئلہ حاضر و ناظر پر اعتراضات کے بیان میں

اعتراض (۱) ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہے عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ۔ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ لہٰذا غیر میں یہ صفت ماننا شرک فی الصفت ہے۔

جواب: ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں۔ خدائے تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے کتب عقائد میں ہے۔ لَا یَجْرِیْ عَلَیْهِ زَمَانٌ وَّلَا یَشْتَمِلُ عَلَیْهِ مَكَانٌ۔ خدا پر نہ زمانہ گزرے

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے!
وہ نبی ہیں جن کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے۔ ہر جگہ میں ہونا تو رسولِ خدا ہی کی شان ہو سکتی ہے اور اگر مان بھی ... بفرضِ محال ' تو بھی حضور علیہ السلام کی یہ صفت عطائی۔ حادث مخلوق قبضہ الٰہی میں ہے ... خدا کی یہ صفت ذاتی قدیم غیر مخلوق ہے کسی کے قبضے میں نہیں اتنے فرق ہوتے ہوئے شرک

فاضلِ بریلوی کا مسلک
{شریعتِ مطہرہ کا مظہر}
عبدُ العزیز عُرفی
انجمن سُہروردیہ کراچی

۲- مسئلہ حاضر و ناظر

یہ مسئلہ یعنی ختمی مرتبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھنا بڑا نازک، اہم اور توجہ طلب ہے۔ مسئلہ حیات النبیؐ کے تحت منقول آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبویؐ سے یہ حقیقت عیاں ہوتی کہ تمام انبیاء علیہم السلام دنیوی زندگی کے بعد سے نہ صرف زندہ ہیں بلکہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو سفر بھی کرتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت یونسؑ کی ادائیگیِ حج سے بابت احادیث میں ذکر ہوا۔ لیکن سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہمارا یہ ایمان و ایقان بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حیاتِ بعد الموت کے علاوہ یہ مقامِ رفعت و عظمت بھی عطا فرمایا ہے کہ آپؐ اپنی امت کے احوال پر حاضر و ناظر بھی ہیں۔

آیئے قرآن و سنت کی روشنی میں اس مسئلہ کا بھی جائزہ لیں۔

حاضر و ناظر اپنی ذات سے تو حق سبحانہٗ تعالیٰ اللہ ہی ہے اور یہ بات غیر اللہ کے لئے تسلیم کرنا شرک کا سبب بن جاتی ہے۔ ہاں اس کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ اپنی صفات میں سے جسقدر جس کو چاہے عطا فرما دے یعنی وہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو حاضر و ناظر بنانے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔ اس پر کسی اختلاف کی گنجائش نہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فاضل بریلوی کے مسلک میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر کہنے سے کیا مراد ہے۔ اور اگر آپؐ کو یہ مقام حاصل ہے تو قرآن اس ضمن میں کیا رہبری و رہنمائی

پرگوہر
اردو ترجمہ
مرآت العاشقین
اعلیحضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظاتِ عالیہ کا مجموعہ
مرتبہ
سید محمد سعید رح
ترجمہ
صاحبزادہ غلام نظام الدین رح ایم اے مروی
سیرت فاؤنڈیشن • لاہور

گر ہمارے نزدیک صرف وہی عمر قابلِ شمار ہوتی ہے جو یادِ الٰہی میں صرف ہو، لہٰذا ان کی عمریں ان کی عبادت کے مطابق لکھی گئی ہیں۔

پھر فرمایا۔ عبادت کی ابتداء استغفار اور انتہا تسلیم و رضا ہے۔

پھر فرمایا۔ ایک دن میں کھڈ شریف جاتے ہوئے خوشاب میں اپنے ایک پُرانے دوست کے ہاں گیا اور اس کا پتہ دریافت کیا، لوگوں نے بتایا وہ فوت ہو چکا ہے، یہ ذکر کرتے ہوئے آپ نے آبدیدہ ہو کر جامی کا یہ شعر پڑھا ؎

حریفاں بادہ ہا خوردند و رفتند
تہی خم خانہ ہا کردند و رفتند

بعد ازاں، فرمایا۔ بہت سے دانا لوگ ہر مسئلہ عقل کے سپرد کر دیتے ہیں لیکن تقدیرِ الٰہی کے مقابلے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ پس جب اس ہستی موہوم کا کچھ اعتبار نہیں اور یہ محض چند روزہ ہے، تو بہتر یہی ہے کہ یہ قلیل مدت یادِ الٰہی میں ہی صرف کر دی جائے۔

پھر فرمایا۔ جب کسی آدمی کو حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو جائے تو اس کے دین و دنیا کے تمام کام آسان ہو جاتے ہیں اور خدا کی خوشنودی تو اسی میں ہے کہ ہر حالت میں اس اطاعت کی جائے۔

بعد ازاں، سیال شریف کے باشندوں نے آپ کی خدمت میں التماس کی شدتِ افلاس کی وجہ سے ہم بالکل بے بس ہو چکے ہیں، دعا فرمائیں تاکہ اس مصیبت سے نجات ملے۔ آپ نے فرمایا۔ افسوس ہے چاروں طرف سے لوگ یہاں آکر فائدہ حاصل کرتے ہیں، نماز روزہ میں مشغول ہوتے ہیں، لیکن تم میں سے کسی کو حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق نہیں ہوتی۔ اگرچہ خدا گناہوں کی وجہ سے کسی کی روزی تنگ نہیں کرتا لیکن عوام کی بداعمالیوں کی وجہ سے ذلت و قلت نازل کرتا ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر نماز روزے پر استقامت کرو اور غیر کے حق سے خواہ وہ معمولی ہی ہو پرہیز کرو، اور خالق و مخلوق کے حقوق ادا کرنے میں مستعد رہو، یقین ہے کہ نیکیوں کی برکت کی وجہ سے تم تمام مصیبتوں سے رہائی پاؤ گے۔

بعد ازاں، مولوی معظم دین صاحب مرولوی نے عرض کیا، دعا فرمائیں تاکہ خدا بارش عنایت

اِنَّ هٰذَا
الْقُرْاٰنَ
يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ

(الحمدللہ) ترجمہ صحیحہ کتاب مجید از افاضات مجدد مأتہ حاضرہ اعلحضرت مولانا مولوی
مفتی شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ موسوم باسم تاریخی

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن (۱۳۳۰ھ)

مع تفسیر حضرت صدر الافاضل مولانا مولوی سید محمد نعیم الدین صاحب علیہ الرحمۃ

خزائن العرفان فی تفسیر القرآن

طابع و ناشر
المجدد احمد رضا اکیڈمی

ملنے کا پتہ:
دار العلوم امجدیہ کراچی
فیروز شاہ اسٹریٹ، آرام باغ

باہتمام: قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی
خطیب نیومیمن مسجد، بولٹن مارکیٹ، کراچی

الم ۱ — ۲ — البقرة

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ

اور آخرت پر یقین رکھیں ف۱ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِ

اور وہی مراد کو پہنچنے والے بیشک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے ف۲ انھیں برابر

أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُو

چاہے تم انھیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں اللہ نے ان کے دلوں پر

وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

اور کانوں پر مہر کردی اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے ف۳ اور ان کے لیے بڑا عذاب

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا

اور کچھ لوگ کہتے ہیں ف۴ کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور و

بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُ

ایمان والے نہیں فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو ف۵ اور حقیقت میں فر

إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُ

دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انھیں شعور نہیں ان کے دلوں میں بیماری ہے ف۶ تو اللہ نے

اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿١٠﴾ و

بیماری اور بڑھائی اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے بدلا ان کے جھوٹ کا ف۷

قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُو

ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو ف۸ تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾ وَإِذَا قِي

سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انھیں شعور نہیں اور جب ا

لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَ

جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں ف۹ تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِ

ف۱۰ سنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں ف۱۱ اور جب

مکتوبات طیبات
معروف
بمہر چشتیہ

ہوں، نہ بوجہ نفسانیت جیسا کہ اہلِ دُنیا کا شیوہ ہے۔ خیال کرنا چاہیئے یہ لوگ اس مقدس ذات کے جانشین تھے۔ جس کی صحبت کا اثر سالہا تک باقی رہنا چاہیئے۔

مکتوب نمبر ۳۳۸ مخلصی شیر عالم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ تم کو صحتِ کاملہ مرحمت فرمائے۔ آمین والسلام۔

دُعاگو از گولڑہ

مکتوب نمبر ۳۳۹ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للہ الذی ھدانا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ موصوف بما نص علیہ فی القرآن المجید بحسب ما ارادوان محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم عبدہٗ ورسولہ۔ وان ما جاء بہ النبی علیہ السلام حقٌ وان خلافۃ الخلفاء الاربعۃ علی الترتیب الذی وقع حقٌ فھذہٖ عقیدتی علی سبیل الاجمال وکفٰی باللہ شھیدًا ط

انا العبد

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علی شاہ عفا ربہ عنہ

مکتوب نمبر ۳۴۰ نقل مکتوب شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حامدًا ومصلیًا۔ از نیاز مند اہلِ اللہ المدعو بمہر علیشاہ اِلیٰ سیّد الکرم جناب مخدوم صدر الدین شاہ صاحب حفظ اللہ تعالیٰ دامت عنایتہٗ (مُلتانی)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ امّا بعد عنایت نامہ مشتمل بر تنازع علمائے کرام دربارہ جواز اطلاق بشر بر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و عدم آں وحاضر و ناظر بودن حضرت سیّد البشر وانتفائے آں ملاحظہ سے گزرا۔

میں اس قابل نہیں ہوں کہ اہلِ علم وفضل کے مابین محاکمہ ومداخلت کروں۔ مگر امتثالاً لامر السامی ماحضر عرض کرنے پر مجبور ہوں۔

مخدوما! اس میں شک نہیں کہ اہلِ ایمان کے لئے ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطریق تکریم و تعظیم واجب اور ضروری ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ لفظ بشر کے معنے میں بحسب لغت عربیہ عظمت و کمال پایا جاتا ہے یا حقارت۔ میری ناقص رائے میں لفظ بشر مفہومًا و مصداقًا متضمن بکمال ہے۔

۱۵۷

القرآن الکریم
مع ترجمہ
کنز الایمان
تفسیر
نور العرفان
ناشر: نعیمی کتب خانہ گجرات

ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ
اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے ف۱ اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا

الرَّحِيْمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ
مہربان ہے ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ف۲ جب کہ اُن سے ان کے ہم قوم صالح نے

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾
فرمایا کیا ڈرتے نہیں ف۳ بے شک میں تمہارے لئے اللہ کا امانت دار رسول ہوں ف۴ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو

وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾
اور میں تم سے کچھ اس پر اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے ف۵ جو سارے جہان کا رب ہے ف۶

اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِيْنَ ﴿١٤٦﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٤٧﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّ
کیا تم یہاں کی نعمتوں میں چین سے چھوڑ دیے جاؤ گے ف۷ باغوں اور چشموں ف۸ اور کھیتوں اور

نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿١٤٩﴾
کھجوروں میں جن کا شگوفہ نرم و نازک ف۹ اور پہاڑوں میں سے گھر تراشتے ہو استادی سے ف۱۰

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٥١﴾ الَّذِيْنَ
تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر نہ چلو ف۱۱ وہ جو زمین

يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ
میں فساد پھیلاتے ہیں ف۱۲ اور بناؤ نہیں کرتے بولے تم پر تو

الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ
جادو ہوا ہے ف۱۳ تم تو ہم ہی جیسے آدمی ہو ف۱۴ تو کوئی نشانی لاؤ ف۱۵ اگر سچے

الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾
ہو فرمایا یہ ناقہ ہے ایک دن اس کے پینے کی باری اور ایک معین دن تمہاری باری ف۱۶

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوْهَا
اور اسے برائی کے ساتھ نہ چھوؤ کہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آلے گا ف۱۷ اس پر انہوں نے اس کی کوچیں

فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ
کاٹ دیں پھر صبح کو پچھتاتے رہ گئے تو انہیں عذاب نے آلیا ف۱۸ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور

منزل ۵

ف۱ یعنی قوم عاد کے بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے جو بچا لئے گئے بہت زیادہ کافر ہی رہے جو ہلاک کر دیئے گئے۔ یہ مطلب نہیں کہ جو ہلاک ہوئے ان میں تھوڑے مسلمان تھے۔ کیونکہ سارے مومن عذاب سے بچا لئے گئے تھے۔ ف۲ یہ لوگ ثمود بن عبید بن عوص بن عاد بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے تھے۔ اس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے ف۳ یعنی صالح علیہ السلام خود اس قوم اور اس ملک کے رہنے والے تھے باہر سے نہ آئے تھے ف۴ معلوم ہوا کہ انبیاء حضرات اسرار الٰہیہ اور لوگوں کی عزت، مال آبرو وغیرہ سب کے امین ہوتے ہیں۔ خیانت اور نبوت جمع نہیں ہو سکتیں ہمارے حضور کو اہل مکہ بچپن شریف سے محمد امین پکارتے تھے اور بچپن شریف سے آپ کے پاس امانتیں رکھتے۔ اور اپنے فیصلے حضور سے کرواتے تھے ف۵ یعنی اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ پر مطیعوں کے اجر و ثواب دینا لازم ہے واجب ہے۔ مگر یہ لزوم و وجوب اس رب کریم کے وعدہ کرم کی بنا پر ہے جو اس نے اپنے فضل سے نیکوں سے کیا ہے نہ کہ دوسرے کے لازم کرنے سے۔ ف۶ اور چونکہ وہ رب العالمین ہے اس لئے اس کا اجر یقینی اور کامل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر کو اجرت رب ہی دے سکتا ہے۔ دوسروں کے پاس ہے ہی کیا جو ان حضرات کو اجر دیں۔ بڑوں کا اجر دینا بھی بڑوں ہی کا کام ہے۔ ف۷ اس طرح کہ تم ان نعمتوں میں ہمیشہ رہو۔ یا یہ نعمتیں تمہارے پاس ہمیشہ رہیں۔ ایسا نہ ہوگا ف۸ چشموں سے مراد کنوئیں اور نہریں ہیں کیونکہ قوم ثمود سردیوں میں کنوؤں اور گرمیوں میں نہروں سے پانی حاصل کرتے تھے (روح البیان) ف۹ یعنی عمدہ قسم کی کھجوریں جیسے برنی کھجوریں۔ برنی اصل میں بر نیک ہے جس کے معنی ہیں اچھا پھل (روح) ف۱۰ فخر کرتے ہوئے کیونکہ یہ لوگ عمارتی کام میں بڑے استاد تھے۔ معلوم ہوا کہ زیادہ مضبوط عمارتیں بنانا غفلت کے طور پر جرم ہے۔ ف۱۱ مشرکین و کفار کی اطاعت نہ کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن ہونے کے لئے نبی کی اطاعت کے ساتھ بے دینوں سے علیحدگی اور ان سے نفرت لازم ہے خالص چیز کی قدر ہے۔ خالص مومن کی عزت دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی ف۱۲ خود بھی گناہ کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی رغبت گناہ دیتے ہیں جس سے زمین پر عذاب الٰہی آنے کا اندیشہ ہے یا وہ چوری ڈکیتی وغیرہ سے فساد پھیلاتے ہیں۔ ف۱۳ صرف ایک بار نہیں بلکہ بارہا جادو کیا گیا جس سے آپ کے ہوش و حواس بجا نہ رہے۔ اسی لئے انہوں نے مسحور نہ کہا۔ بلکہ مسحر کہا۔ خیال رہے کہ نبی کے عقل و حواس پر جادو اثر نہیں کر سکتا۔ انہیں جادو سے دیوانگی نہیں آسکتی ف۱۴ معلوم ہوا کہ نبی کو اپنے جیسا بشر مساوات کے لئے کہنا کفر ہے کہ رب نے اس قوم کے کفریات میں اس کو بھی بیان فرمایا۔ خیال رہے کہ نبی کو بشر یا رب نے فرمایا یا خود پیغمبر نے یا کفار نے۔ اب جو انہیں بشر کہے وہ رب تو ہے نہیں نہ رسول لہٰذا کافر ہی ہوگا ف۱۵ یعنی ایسا معجزہ دکھاؤ جس سے آپ کی سچائی ظاہر ہو ف۱۶ یہ اونٹنی صالح علیہ السلام کی دعا سے بطور معجزہ ایک پتھر سے پیدا ہوئی۔ اس کا سینہ ساٹھ گز تھا۔ کنوئیں کے پانی کی باری مقرر کردی گئی تھی کہ ایک دن یہ لوگ پانی پئیں دوسرے دن اونٹنی

بقیہ بر صفحہ ۸۱۵

فقہ حنفی کی عالم بنانے والی مایہ ناز کتاب
بہارشریعت
(تخریج شدہ)
پہلا حصہ
اس حصے میں آپ پڑھیں گے......
اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے بارے میں عقائد
نبوّت کے بارے میں عقائد
خصائصِ حضور اکرم سرورِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
استدراج کی تعریف
فرشتوں اور جنات کا بیان
قبر وحشر، حوض کوثر اور جنت ودوزخ کا بیان
ایمان وکفر اور بدمذہبوں کے عقائد کا بیان
ولایت، استمداد، استعانت وایصالِ ثواب وعرس کا بیان
بیعت کی شرائط
شعبہ کتب اعلیٰحضرت
المدینۃ العلمیۃ
دعوت اسلامی
پیش کش
مصنّف: صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی
مکتبۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی ، پاکستان۔فون: 921389-90-91
شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی، پاکستان۔فون: 2314045-2203311 فیکس 201479
mail:maktaba@dawateislami.net/ www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

کیا واجب اور کیا محال؛ کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجبِ کُفر ہے، اور بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبان سے نکالے اور ہلاک ہوجائے[۱]۔

عقیدہ (۱): نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں[۲] بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہیں[۳]۔

عقیدہ (۲): انبیاء سب بشر تھے اور مرد، نہ کوئی جن نبی ہوا، نہ عورت[۴]۔

عقیدہ (۳): اللہ عزّ وجل پر نبی کا بھیجنا واجب نہیں، اُس نے اپنے فضل وکرم سے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء بھیجے[۵]۔

عقیدہ (۴): نبی ہونے کے لیے اُس پر وحی ہونا ضروری ہے، خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلاواسطہ[۶]۔

عقیدہ (۵): بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں، اُن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں: ''توراۃ'' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، ''زبور'' حضرت داود علیہ السلام پر، ''اِنجیل'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر، ''قرآنِ عظیم'' کہ سب سے افضل کتاب ہے، سب سے افضل رسول حضور پُر نور احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر[۷]۔ کلامِ الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اُس کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لیے اس میں ثواب زائد ہے، ورنہ اللہ ایک،

۱...... "المعتقد المنتقد"، الباب الثاني في النبوّات، ص۹٤، ملخّصاً.

۲...... "شرح العقائد النسفية"، والنوع الثاني، خبر الرسول المؤيّد بالمعجزة، ص۱۷.

۳...... "شرح العقائد النسفية"، رسل البشر أفضل من رسل الملائكة، ص۱۷۷.

۴...... پ۱٤، النحل: ٤۳، "تفسير البيضاوي"، ج۳، ص۳۹۹.

۵...... "المعتقد المنتقد"، الباب الثاني في النبوّات، مسئلة: لا يستحيل بعثة الأنبياء ولا يجب عليه تعالى، ص۹۷/۹۸، ملخّصاً.

۶...... "المعتقد المنتقد"، الباب الثاني في النبوّات، الوحي قسمان، ص۱۰٦، ملخّصاً.

۷...... "النبراس شرح شرح العقائد"، بيان الكتب المنزلة، ص۲۹۰ ملخّصاً.

رسائلِ نعیمیہ
مصنّف
حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
کے آٹھ مختلف رسائل اور چھوٹی کتب کا مجموعہ
مکتبہ اسلامیہ

کیوں ہیں؟

جواب قبر میں صرف ایمان وکفر کی جانچ ہے۔ قیامت میں اعمال کی بھی قبر کی جانچ برزخی زندگی کے لیے ہے اور قیامت کا حساب آئندہ دائمی زندگی کے لیے قبر کا عذاب ایسا ہے۔ جیسے جیل سے پہلے حوالات۔ قیامت کا دن مقدمہ کا دن ہے اس فیصلہ پر اگلی زندگی کا مدار ہے۔

سوال بعض لوگ قبر میں کفنی لکھ کر رکھتے ہیں۔ یہ بیکار ہے اگر مردہ جاہل ہے عربی نہیں جانتا تو اسے اس تحریر سے کیا فائدہ ہوگا۔ وہ کیسے پڑھ کر جواب دے گا؟

جواب یہ تحریر برکت کے لیے ہے۔ جیسے سبزے کی تسبیح سے مردے کے عذاب میں کمی ہو جاتی ہے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے تبرکات قبر میں ساتھ لے گئے۔ برکت کے لیے ایسے ہی یہ تحریر ہے۔ اللہ کے ذکر سے دل کو چین آتا ہے۔ خواہ تحریری ذکر ہو یا زبانی۔ نیز اس میں میت کو تلقین ہے۔ حدیث میں ہے لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ جہالت اور مختلف زبانیں اس دُنیا کے حالات ہیں۔ مرتے ہی سارے آدمی پڑھ سکیں گے اور تمام جنتیوں کی زبان عربی ہو گی۔ قیامت میں سب لوگ اپنے نامۂ اعمال پڑھ لیں گے جو عربی میں ہوں گے۔ مگر سب سمجھ لیں گے۔ سوالات قبر بھی عربی میں ہی ہوتے ہیں۔ جیسے اندھا پن اور دیگر ظاہری بیماریاں اس جسم کی ہیں۔ وہاں نہ کوئی اندھا ہوگا نہ کوڑھی' سب اچھے۔ ایسے ہی کفر گناہ جہالت' جوا' شراب خوری سب اس عالم کی چیزیں ہیں۔ وہاں سب علم والے ایمان والے خوف خدا رکھنے والے ہوں گے اگر چہ اس ایمان وتقویٰ کا اعتبار نہ ہوگا۔

سوال زیارت قبور سنت کیوں ہے؟

جواب تا کہ اپنی موت یاد آتی ہے۔ جس سے انسان اس زندگی کے لیے اچھے کام کرتا رہے اور تا کہ اس بہانہ سے زندے مردوں کو ایصال ثواب کرتے رہیں۔ غرضیکہ اس میں زندوں مردوں دونوں کا بھلا ہے۔

بعونہٖ تعالیٰ

ملفوظات

مجدّدِ مائۃ حاضرہ مؤیّد ملّتِ طاہرہ

حصّہ اول

از: اعلیٰحضرت امام اہلسنّت مولٰنا محمّد احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

مرتّبہ

مفتیٔ اعظم ہند حضرت مولانا محمّد مصطفےٰ رضا خان صاحب قادری برکاتی نوری

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل اردو بازار لاہور

اِیْمَانٌ وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ ایک اور حدیث میں ہے۔ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَلِسَانُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیَّةٌ۔

عرض۔ عربی زبان مرنے کے وقت سے ہوجاتی ہے۔

ارشاد۔ اس کی بابت تو کچھ حدیث میں ارشاد نہیں ہوا۔ حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالٰی عنہ صاحبِ کتاب ابریز کے شیخ فرماتے ہیں منکر نکیر[ف۲] کا سوال سریانی میں ہوگا اور کچھ لفظ بھی بتاتے ہیں۔

عرض ۔ عبرانی اور سریانی ایک ہی ہیں۔

ارشاد۔ عبرانی اور ہے اور سریانی اور۔ عبرانی میں انجیل[ف۱] نازل ہوئی اور سریانی[ف۳] میں توراۃ ہے۔

عرض۔ حضور متکلمین جو زمان و مکان کو معدامت اد موہوم کہتے ہیں اسکے کیا معنی

ارشاد۔ خارج[ف۴] میں ان کا وجود نہیں وہم حکم کرتا ہے لیکن ان کا وجود انیاب اغوال کے مثل نہیں اصلیت ہے۔

عرض۔ حضور خلا ممکن ہے۔

ارشاد۔ خلا[ف۵] بمعنی فضا تو واقع ہے اور خلا بمعنی فضا خالی عن جمیع الاشیاء موجود تو نہیں لیکن ممکن ہے۔ فلاسفہ[ف۶] جتنی دلیلیں بیان کرتے ہیں جزء لا یتجزی اور خلا وغیرہ کے استحالہ میں وہ سب مردود ہیں۔ کوئی دلیل فلاسفہ کی ایسی نہیں جو ٹوٹ نہ سکے فلاسفہ نے جتنی دلیلیں قائم کی ہیں وہ سب اتصال اجزا کو باطل کرتی ہیں۔ وجود جزء کو باطل

ف۱: انجیل کس زبان میں نازل ہوئی۔ ف۲: منکر نکیر کا سوال کس زبان میں ہوگا

ف۳: توریت کس زبان میں نازل ہوئی۔

ف۴: زمان و مکان کا وجود خارجی نہیں۔

ف۵: خلا بمعنی فضا واقع اور بمعنی خالی از اشیاء ممکن

ف۶: فلاسفہ کے دلائل ابطال جزء لا یتجزی و استحالۂ خلا کارد

سوال حضور ﷺ کے والدین مومن تھے یا نہیں؟

جواب آدم علیہ السلام سے حضرت عبد اللہ تک حضور ﷺ کے سلسلۂ نسب میں کوئی مشرک نہیں۔ سارے آباء و امہات مومن موحد گزرے۔ ربّ فرماتا ہے۔ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ اعلیٰ موتی قیمتی ڈبہ میں رکھا جاتا ہے۔ نور محمدی ﷺ اعلیٰ چیز تھی۔ اس کے لیے پاک پیٹھ طاہر پیٹ لازم ہیں۔

سوال ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر بُت پرست تھے۔ حالانکہ وہ بھی حضور ﷺ کے نسب میں شامل ہیں ربّ فرماتا ہے۔ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ۔

جواب آزر ابراہیم علیہ السلام کے چچا ہیں والد نہیں۔ انکے والد تارخ ہیں جو مومن موحد تھے۔ عربی میں چچا کو اب یعنی باپ کہہ دیا جاتا ہے۔ ربّ نے فرمایا: وَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ دیکھو اسمٰعیل علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کے چچا ہیں مگر انہیں آباء میں داخل کیا گیا۔ ایسے ہی یہاں ہے۔

سوال حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے آمنہ رضی اللہ عنہا خاتون کی قبر کی زیارت کی اجازت ربّ سے چاہی دیدی گئی۔ مگر دُعا مغفرت کرنا چاہی تو اس سے روک دیا گیا۔ اگر وہ مومنہ تھیں تو ان کے لیے دُعاء مغفرت سے کیوں روکا گیا؟

جواب اس لیے کہ وہ بے گناہ تھیں۔ دُعاء مغفرت گنہگار کے لیے ہوتی ہے دیکھو بچہ کی نماز جنازہ میں میت کو دُعا نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ بے گناہ ہے۔ اگر مومنہ نہ ہوتیں تو ان کی زیارت قبر بھی منع ہوتی۔ ربّ فرماتا ہے وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ۔ وہ گناہ گار ہوتیں بھی کیسے گناہ وہ کر سکتا ہے جو شرعی حکم پائے اور مخالفت کرے وہ تو اسلام کے ظہور سے پہلے وفات پا گئیں۔ ان کا نام ان کے ایمان کا پتہ دیتا ہے آمنہ رضی اللہ عنہا ایمان والی یا امن دینے والی یا امانت الٰہی رکھنے والی بی بی رضی اللہ عنہا۔

سوال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص سے فرمایا: وَاَبَاكَ فِي النَّار۔ تیرا اور میرا باپ آگ میں ہیں۔ اگر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ مومن اور بے گناہ تھے تو آگ میں

سبع سنابل

جسے بارگاہِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا میں شرفِ قبول حاصل ہوا

مصنف

میر عبدالواحد بلگرامی

مترجم

مفتی محمد خلیل خاں برکاتی

مقدمہ

از

پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری

ناشر

حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل ۳۸- اردو بازار- لاہور

میں لکھا کہ جب ابوطالب کا انتقال ہوا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کے جنازے کے پیچھے پیچھے تشریف لے جا رہے تھے اور بار بار اس کی جانب نظر فرماتے اور اپنا دست مبارک اپنی چادر پر مارتے۔ صحابہ نے ان کے دفن کے بعد آپ سے سوال کیا کہ حضور کا جنازہ کی طرف اور چادر مبارک پر ہاتھ مارنے میں کیا راز تھا؟۔ ارشاد فرمایا عذاب کے فرشتے پہنچ چکے تھے اور چاہتے تھے کہ انہیں جنازہ پر سے اٹھا لے جائیں۔ میں انہیں ہر بار اپنی چادر مبارک کی قسم دیتا کہ تھوڑی دیر ٹھہرو۔ قطعہ

بخشی قابل نکوئے شو خوان ادبار، فائدہ نہ دہد
گر تو نیکو نۂ، ترا ہرگز نسبت نیک مائدہ نہ دہد

اے بخشی نیکی کے قابل بن جاؤ کہ بدبختی کا دسترخوان کوئی کھانا نہیں دیتا۔ اگر تو خود نیک نہیں ہے تو تجھے نیک نسبت بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

ایسا ہی حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا واقعہ منقول و مروی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میرا باپ کہاں ہے ارشاد فرمایا "دوزخ میں" اس جواب سے حضور نے اس کے چہرہ پر کچھ خشونت محسوس کی تو ارشاد فرمایا کہ میرے والد تیرا باپ اور حضرت ابراہیم کا چچا ایک جگہ ہیں"۔ مخدوم شیخ سعد نے مجمع السلوک میں تحریر فرمایا کہ میں نے یہ کلام ام المعانی میں دیکھا کسی اور کتاب میں میری نظر سے نہ گذرا کہ "نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا علی تم نے سنا کہ کل خدائے تعالٰے نے مجھے کیسی بزرگی عطا فرمائی۔ عرض کیا کہ نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا کل میں نے (کرم خداوندی کا) دامن تھاما اور اپنے والدین اور ابوطالب کی بخشش چاہی فرمان جاری ہوا کہ ہمارے یہاں کا فیصلہ تو اٹل ہے کہ جو میری وحدانیت پر اور تمہاری رسالت پر ایمان نہ لائے اور بتوں کو جھوٹا نہ مانے اُسے جنت عطا نہ فرماؤں گا اور نہ اُسے دوزخ سے چھٹکارا دوں، مگر آپ فلاں شعبہ یعنی ٹیلہ پر تشریف لے جائیں اور اپنے والدین اور ابوطالب کو آواز دیں وہ زندہ ہو کر آپ کے روبرو حاضر آئیں گے آپ انہیں ایمان کی طرف بلائیں وہ آپ پر ایمان لائیں گے تو میں عذاب سے انہیں چھٹکارا دونگا۔

لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّ
ہر نبی کے لئے دشمن بنا دیے تھے مجرم لوگ ف۱ اور تمہارا رب کافی ہے ہدایت کرنے اور

نَصِيرًا ﴿۳۱﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً
مدد دینے کو ف۲ اور کافر بولے قرآن اُن پر ایک ساتھ کیوں نہ اتار دیا ف۳

وَاحِدَةً ۚ كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ ۖ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ﴿۳۲﴾ وَ
ہم نے یونہی بتدریج اُسے اُتارا ہے کہ اس سے تمہارا دل مضبوط کریں ف۴ اور ہم نے اُسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ف۵ اور

لَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ﴿۳۳﴾
وہ کوئی کہاوت تمہارے پاس نہ لائیں گے مگر ہم حق اور اس سے بہتر بیان لے آئیں گے ف۶

الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ
وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منہ کے بل ان کا ٹھکانا سب سے

مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا
بُرا اور وہ سب سے گمراہ ف۷ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اس کے

مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا ﴿۳۵﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ
بھائی ہارون کو وزیر کیا ف۸ تو ہم نے فرمایا تم دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جس نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ﴿۳۶﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا
ہماری آیتیں جھٹلائیں ف۹ پھر ہم نے انھیں تباہ کر کے ہلاک کر دیا ف۱۰ اور نوح کی قوم کو جب انھوں نے رسولوں

الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ
کو جھٹلایا ف۱۱ ہم نے ان کو ڈبو دیا اور انھیں لوگوں کے لیے نشانی کر دیا ف۱۲ اور ہم نے ظالموں کے لئے دردناک

عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ
عذاب تیار کر رکھا ہے ف۱۳ اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں کو ف۱۴ اور ان کے بیچ میں

ذَٰلِكَ كَثِيرًا ﴿۳۸﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ﴿۳۹﴾
بہت سی سنگتیں (قومیں) اور ہم نے سب سے مثالیں بیان فرمائیں ف۱۵ اور سب کو تباہ کر کے مٹا دیا

وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ
اور ضرور یہ ہو آئے ہیں اس بستی پر جس پر بُرا برساؤ برسا تھا ف۱۶ تو کیا یہ

(۱) یعنی ہمیشہ سے کفار پیغمبروں کے دشمن رہے۔ ان کی دشمنی سے آپ تنگدل نہ ہوں۔ ہمیشہ اس کا چرچا زیادہ ہوتا ہے۔ جس کے دشمن بہت ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام کے مقابل فرعون۔ حضرت ابراہیم کے مقابل نمرود حضور کے مقابل ابوجہل وغیرہ اسی لئے پیدا کئے گئے کہ نبی کی طاقت کا پتہ لگے (۲) وہی آپ کی مدد فرمائے گا۔ خیال رہے کہ اللہ کے مقبولوں کی مدد بھی اللہ کی مدد ہے۔ یہ حضرات عون الٰہی کے مظہر ہیں۔ لہٰذا اس آیت سے یہ لازم نہیں آتا کہ کسی بندے کی مدد نہ لی جائے۔ رب فرماتا ہے۔ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ (مائدہ ۲) (۳) یعنی جیسے توراۃ و انجیل ایک دم نازل ہوئیں ایسے ہی قرآن کریم ایک دم کیوں نہ اترا۔ یہ اعتراض نہایت حماقت پر مبنی ہے کیونکہ قرآن کریم کے آہستہ اترنے میں اس کے معجزہ ہونے کی بڑی دلیل ہے کہ ہر آیت کے مقابلہ کرنے سے کفار کا عجز ظاہر ہو رہا ہے (۴) اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کا طریقہ نزول توراۃ و انجیل کے طریقہ نزول سے دو طرح سے اعلیٰ ہے۔ ایک یہ کہ وہ کتابیں ایک دم آئیں اور قرآن آہستہ آہستہ۔ دوسرے یہ کہ وہ کتابیں لکھی ہوئی آئیں اور قرآن بولا ہوا۔ آہستہ آنے میں امت کو عمل کرنا نہایت آسان رہا۔ اور رب سے حضور کا سلسلہ کلام ہمیشہ قائم رہا۔ اور پڑھ کر اتارنے میں وہ معانی حاصل ہو سکتے ہیں جو لکھا ہوا دینے میں حاصل نہیں۔ کیونکہ بہت سے مفہوم گفتگو کے لب و لہجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیم نے چاند سورج کے متعلق فرمایا۔ هَٰذَا رَبِّي یہ میرا رب ہے اگر یہ جملہ خبریہ ہو تو شرک ہے۔ اگر سوال کے لب و لہجہ میں ہو تو عین ایمان (۵) اس طرح کہ تئیس سال کے عرصہ میں نازل فرمایا۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے نیک بندوں کا کام رب کا کام ہے۔ کیونکہ قرآن پڑھنا حضرت جبریل کا کام تھا مگر رب نے فرمایا کہ ہم نے پڑھا۔ اس میں اشارۃً بندوں کو ہدایت ہے کہ قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں۔ رب فرماتا ہے۔ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا (مزمل: ۴) لہٰذا سارا قرآن ایک دن میں جلدی جلدی نہ پڑھو کہ سوائے يَعْلَمُونَ اور تَعْلَمُونَ کے اور کچھ سمجھ میں نہ آوے۔ (۶) یہاں مثل سے مراد اعتراض ہے اور حق سے مراد اس کا جواب یعنی کفار آپ پر جو بھی اعتراض کریں گے ہم اس کا نہایت نفیس جواب دیں گے معلوم ہوا کہ حضور کو بارگاہ الٰہی میں وہ قرب حاصل ہے کہ اعتراض حضور پر ہو تو جواب رب دے (۷) اس سے معلوم ہوا کہ مومن دنیا کی طرح اپنے پاؤں پر بلا تکلف جنت کی طرف جائیں گے بلکہ بعض سواریوں پر ہوں گے۔ منہ کے بل راستہ طے کرنا کفار کے لئے ہوگا۔ کیونکہ جو چیزیں قرآن کریم میں کفار کے عذاب کے طور پر بیان ہوئیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان سے محفوظ رکھے گا (۸) اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ توراۃ صرف موسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوئی نہ کہ حضرت ہارون کو توراۃ کی تبلیغ کا حکم دیا گیا۔ دوسرے یہ کہ پیغمبر یکساں درجہ والے نہیں۔ بعض سلطان ہیں۔ بعض ان کے وزیر تیسرے یہ کہ کوئی نبی خدا تعالیٰ کا وزیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وزیر وہ جو بادشاہ کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اس کی مدد کرے اور سلطنت کا بوجھ اٹھائے۔ رب تعالیٰ ضرورتوں سے پاک اور بقیہ بر صفحہ ۸۱۲

کہ وہ نیک بندوں کو عذاب سے بچاتا ہے۔

سوال کافر کو مسلمان کرتے وقت کلمہ کیوں پڑھاتے ہیں۔ عیسائیوں کی طرح بپتسمہ یا آریوں کی طرح کوئی چیز کھلاتے کیوں نہیں؟

جواب ایمان علم ہے اور عبادات عمل۔ علم کا درجہ عمل سے پہلے ہے۔ ایمان اللہ رسول کو ماننا ہے۔ عبادات ان کی اطاعت کرنا ہے۔ ماننا اطاعت سے مقدم ہے۔ پہلی تبلیغ میں حضور ﷺ نے کفار سے اولاً یہ ہی سوال فرمایا کہ کَیْفَ اَنَا فِیْکُمْ۔ بتاؤ میں تم میں کیسا ہوں۔ معلوم ہوا کہ معرفت اللہ و رسول ﷺ مقدم ہے۔ اعمال دنیا میں ہی رہ جاتے ہیں۔ مگر ایمان ساتھ جاتا ہے۔ جنت میں عمل نہ ہوگا مگر ایمان ہوگا۔

سوال کلمہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو رب کے نام کے ساتھ کیوں ملایا گیا ہے؟

جواب کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رب سے قرب ہے۔ لہٰذا ان کے نام کو رب کے نام سے قریب رکھا گیا۔ دیکھو محمد میں چار حرف ہیں۔ چاروں بے نقطہ۔ ایک پر تشدید ہے۔ اس طرح اللہ میں چار حرف ہیں سب بے نقطہ ایک پر تشدید مگر شد پر کھڑا زبر معلوم ہوا کہ رب شہنشاہ ہے اور حضور ﷺ وزیر اعظم۔ پھر لا الٰہ الا اللہ میں بارہ حرف ہیں۔ اسی طرح محمد ﷺ رسول اللہ میں بارہ۔ ابوبکر الصدیق اور عمر بن الخطاب اور عثمان ابن عفان، علی ابن ابو طالب رضی اللہ عنہم۔ ان سب ناموں کے بارہ حرف ہیں۔ پھر رب کا نام حامد حضور ﷺ کا نام محمد ﷺ محبوب کا نام شریف احمد رب کا نام پاک محمود یعنی رب ان کا حامد وہ رب کے محمود۔

سوال عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر ہیں اور نبی ﷺ فرش پر جلوہ افروز ثابت ہوا کہ زیادہ قرب الٰہی عیسیٰ علیہ السلام کو حاصل ہے۔

جواب صرف اوپر نیچے ہونے پر افضلیت کا مدار نہیں۔ موتی سمندر میں نیچے رہتا ہے اور حباب اوپر اشرف المخلوقات انسان زمین پر رہتا ہے۔ اور چاند تارے سورج آسمان پر انسان زمین پر سوتا ہے۔ چڑیاں اُونچے درختوں پر۔ عیسیٰ

سُنّتوں کا
رُوح پرور مجموعہ
فیضانِ سُنّت
مع
ضمیمہ
ناشر
مکتبۃ المدینہ
شہید مسجد کھارادر کراچی
فون: 203311

مصطفوی ہی تھی کہ قاتل کیلئے بڑی آسانیاں ہونے کے باوجود وہ اپنے ناپاک ارادے کو عملی جامہ نہ پہنا سکا اور عین موقع پر پکڑا گیا۔

مجھے دشمنوا نہ چھیڑو ، میرا ہے کوئی جہاں میں — میں ابھی پکاروں گا ، نہیں دُور ہے مدینہ
سگ ہوں میں عُبید رضوی غوث ورضا کا — بھاگتے ہیں میرے آگے شیر ببر بھی

عاجزی، تواضع وانکساری عاشقِ مدینہ قبلہ حضرت صاحب کا اتنی عظیم شان کے مالک ہونے کے باوجود تواضع، انکساری اور سادگی کا یہ عالم ہے کہ جب اپنے ساتھیوں میں تشریف فرما ہوتے ہیں تو اجنبی شخص عموماً آپکو پہچان نہیں پاتا۔ بارہا یہ لطیفہ ہوا کہ نووارد نے آپ ہی سے پوچھا کہ مولانا الیاس قادری کون ہیں؟ آپ جب کسی دعوت یا محفل میں شریک ہوتے ہیں تو اپنے طور پر ہرگز یہ خواہش نہیں کرتے کہ میری مسند اسٹیج پر ہو یا مجھے نمایاں جگہ دی جائے۔ بلکہ کئی مرتبہ ایسا دیکھا گیا کہ آپ نے مسند پر بیٹھنے کی بجائے ایک کونہ میں بیٹھنا پسند کیا۔ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ مبلغین درس دے رہے ہیں کہ اچانک آپ تشریف لے آئے اور درس سننے کے لئے عوام ہی میں بیٹھ گئے۔

مجھے مُعاف کردو! احیائے سنت کیلئے نکلنے والے قافلہ میں جب شریک ہوتے ہیں تو متعدد بار دیکھا گیا کہ پہلے نشستوں پر اپنے اسلامی بھائیوں کو بٹھاتے ہیں اور جگہ نہ ملنے کی صورت میں کبھی کبھی آپ نشست سے نیچے ہی بیٹھ جاتے ہیں۔ آپ کی اس قدر عاجزی دیکھ کر بعض اوقات لوگ اشکبار ہو جاتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں جب کبھی حقوق العباد پر بیان فرماتے ہیں تو کبھی کبھی ایسا بھی ہوا کہ خوفِ خدا کے سرمایہ سرمدی کی وجہ سے آپ نے بھرے اجتماع میں ہاتھ جوڑ کر حاضرین سے معافی چاہی اور حاضرین سے کہا کہ اگر میں نے اپنی زندگی میں کسی کو ڈانٹ دیا ہو یا کسی طرح کی حق تلفی کی ہو تو وہ مجھے مُعاف کردے۔ اگر کسی کا قرض نکلتا ہے اور میں بُھول گیا ہوں تو وہ مجھ سے طلب کرلے۔

زندہ باد کے نعرے جب اجتماع میں تشریف لے جاتے ہیں تو بعض اوقات آپ کی عادتِ کریمہ سے ناشناس لوگ جوش میں آکر آپ کے نام کے ساتھ "زندہ باد" کے نعرے لگا دیتے ہیں تو اکثر آپ نے لوگوں کو بڑے پیار و محبت سے یہی سمجھایا کہ میں تو صرف سرکارِ مدینہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی پیاری پیاری سُنّتوں کی "زندہ باد" چاہتا ہوں۔ لہٰذا آپ برائے کرم "دعوتِ اسلامی" کے اجتماع میں شخصی نعرہ لگانے کی بجائے دین کا درد پیدا کرنے کی کوشش کیجئے کیونکہ صرف نعروں کے ذریعے عزت نہیں ملا کرتی۔ بلکہ عزت و ذلت یہ دونوں اللہ تبارک وتعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے:۔

آپ اخباری بیانات اور ریڈیو۔ ٹی وی پر تشہیر سے کتراتے ہیں۔ چونکہ فوٹو کھینچنا اور کھنچوانا دونوں حرام ہیں اس لئے اخبار میں تصاویر چھپوانے سے آپ کو سخت نفرت ہے۔ آپ کسی کو اپنی ویڈیو کیسٹ بنانے کی اجازت نہیں دیتے آپ نے اپنی ذات کو تواضع وانکساری سے جتنا پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اتنا ہی آپ کی ذات کو رفعتِ شان سے ہمکنار کیا اور کیوں نہ ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے جس بندے کو اپنا بنا لیتا ہے اس کی عزت وعظمت کے ڈنکے چار دانگ عالم میں بجا دیئے جاتے ہیں۔ لہٰذا اس ضمن میں مسلم شریف کی ایک حدیث پیش کی جاتی ہے:۔

حضرت ابوہریرہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

عمارتوں اور حتیٰ کہ کلفی والی رڑھیوں پر بھی یا اللہ، یا محمد ہی لکھا ہوا ملے گا۔

میرے والد صاحب قبلہ نے ایک عارفانہ نکتہ پیدا کیا۔ فرمایا کہ ــــــ یا محمد میں لفظِ یا ندائیہ ہے۔ اگر مقصود حصولِ برکت و سعادت ہے تو اس کے لیے اسمِ پاک ہی بہت کافی ہے۔ ندا کے بعد، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ اپنی طرف مائل کرا کے پھر کوئی درخواست پیش نہ کرنا سوءِ ادبی ہے۔

مزید برآں

بریلوی حضرات نے ہر اذان سے متصل پہلے یا بعد میں صلوٰۃ وسلام کا اضافہ کر دیا ہے۔ جس طرح آج معاشرے میں نہ خالص دودھ ملتا ہے، نہ خالص گھی، اسی طرح خالص اذان سے بھی ہم گئے۔

مطالعہ کی کمی کی وجہ سے میرے پاس کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے، البتہ قیاس غالب ہے کہ شیعہ حضرات نے بھی شروع شروع میں اذان کے بعد، حضرت شیرِ خدا کی منقبت میں چند جملوں کا اضافہ کیا ہوگا، جو بعد میں رفتہ رفتہ مروّج ہو کر اُن کی اذان کا مستقل حصہ قرار پائے۔

اب بریلوی حضرات جس اذان کو رواج دینے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، اس پر ذرا غور فرمائیں! اِس دور میں جو بچے پیدا ہوں گے، آگے چل کر وہ اِن صلوٰۃ وسلام والے اضافی جملوں کو اذان کا لازمی حصہ سمجھیں گے۔ ادھر دوسرے لوگ کہیں گے کہ حضرت بلال تو یہ اذان نہیں کہتے تھے۔

بریلوی صاحبان عام طور سے خود کو پیر پرست ظاہر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ کی خانقاہوں کا دفاع وہ اپنے ذمّے لیتے ہیں ۔ سیال شریف آج تک وہی اذان ہوتی ہے جو حضرت بلال کے نام منسوب ہے ۔ ۱۷ رمضان ۱۳۹۹ھ بروز منگل ، میں سیال شریف حاضر تھا ۔ ظہر اور عصر کی نماز باجماعت ادا کرنے کی سعادت مجھے حاصل ہوئی ۔ دونوں وقت میں نے آستان شریف پر بلالی اذان ہی سُنی ۔

بریلویوں کی اِس ہَٹ دھرمی کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ دونوں گروہوں میں ذہنی منافرت بڑھتی جائے گی ۔ حالانکہ ٹھنڈے دل سے سوچیں تو بنیادی عقاید دونوں گروہوں کے ایک ہی ہیں ۔ میرے ذاتی خیال میں بریلوی حضرات ناموسِ مصطفٰے کی توقیر نہیں کر رہے بلکہ رسُول کی محبّت کی بجائے دیوبندیوں کے خلاف فرقہ وارانہ تعصّب کی پرورش پر زیادہ کوشش و محنت سے کام کر رہے ہیں ۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ مذہب میں ایک داخلی انتشار کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے ؟ لہذا ، اذان کے معاملے میں بریلویوں کے اِس تصرّف کی نہ ہم تحسین کرتے ہیں اور نہ ہی تائید ۔

اپنی اپنی برّیت

دیوبندی اور بریلوی دونوں سُنّی اور حنفی ہیں ۔ پھر دونوں طبقے ایک دوسرے کے خلاف بھی ہیں اور دونوں میں سے ہر ایک طبقہ انتشار پھیلانے کے اِلزام سے خود کو بری الذّمہ بھی قرار دیتا ہے ۔

دیوبندی کہتے ہیں کہ ——— اہلِ سُنّت وجماعت بنیادی طور پر ہم ہیں

نورالحرمین
جشنِ عیدِ میلادُ النبی ﷺ
مبارک ہو
ربیع الثانی 1431ھ مارچ 2010ء
اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

ہمارے مسائل اور ان کا حل

مولانا مفتی غلام مصطفےٰ شیرازی ﷾، ایم فل ریسرچ سکالر اسلام آباد

سوال کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ کیا کوئی انسان اپنی شکل تبدیل کر کے کسی اور مخلوق کی شکل دھار سکتا ہے جواب دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب بعون الملک الوھاب: انسان اللہ کریم کی افضل ترین اور احسن ترین مخلوق ہے۔ قرآن مجید میں ہے ''لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم'' یعنی تحقیق ہم نے انسان کو احسن بناوٹ کے ساتھ تخلیق فرمایا ہے۔ لہٰذا انسان کی شکل وصورت اللہ تعالیٰ کی قدرت کا شاہکار ہے اور اسے اپنی شکل وجسامت کو اس طرح تبدیل کرنے کی قدرت نہیں ملی کہ وہ جنسِ انسانیت سے نکل جائے۔ بلکہ اگر اس کی شکل تبدیل ہو جائے اور اس کی جسامت انسانی وضع قطع سے نکل کر کسی اور مخلوق کی صورت میں تبدیل ہو جائے تو اسے عذابِ الٰہی سے تعبیر کیا جائے گا قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے حوالے سے ہے کہ ان کی شکلیں بندروں کی صورت میں بدل گئیں اور اسے عذاب الٰہی سے تعبیر کیا گیا۔ لہٰذا انسان کا اپنی شکل وجسامت کو تبدیل کر کے کسی اور مخلوق کی شکل میں جانا، اس کی قدرت میں نہیں۔ اللہ ورسولہ اعلم۔

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ اگر کوئی شخص نماز میں ''سبحانک اللھم'' نہیں پڑھ سکا یا وہ رکوع میں تین مرتبہ ''سبحن ربی العظیم'' نہیں پڑھ سکا تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟

کی نظروں سے اوجھل ہو گئے ۔ لڑکے شور مچاتے ہوئے اپنے گھروں کو دوڑے کہ جلال الدّین ہم میں سے غائب ہو گیا ہے ۔ لحظہ بھر کے بعد مولانا پھر اسی چھت پر اُتر آئے اور انھوں نے دوسرے لڑکوں سے کہا کہ جب میں نے تم سے وہ بات کی تو میں نے دیکھا کہ سبز پوشوں کی جماعت نے مجھے تمہارے درمیان سے اُچک لیا ہے اور آسمان پر گھمایا پھرایا، جب تم شور مچانے لگے تو وہ پھر مجھے اسی کوٹھے پر چھوڑ گئے ۔

بعد ازاں، محی الدین ابن عربی کا ذکر چھڑا ۔ فرمایا ۔ علوم ظاہری اور باطنی میں وہ کمال کو پہنچے ہوئے تھے ۔ آپ نے توحید اور سلوک پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں، ان میں سے ایک کتاب فصوص الحکم ہے، جس میں مسئلہ وحدت الوجود کو پوری طرح کھول کر بیان کیا ہے اور اسی وجہ سے اکثر علمائے ظاہر آپ کے خلاف ہو گئے، حتّٰی کہ انھوں نے ایک مرتبہ ایک مردار خنزیر حوض کے کنارے رکھ کر ابن عربی سے کہا کہ اگر وجود واحد ہے تو اسے کھاؤ ۔ ابن عربی نے خدا کی مناجات کی اور تالاب میں غوطہ لگایا، پھر کتے کی صورت میں برآمد ہوئے اور اس مُردار میں سے کچھ کھا لیا، اس سے مناظرین لاجواب ہو گئے ۔

بعد ازاں، سید اکرام شاہ نے پوچھا، مسئلہ وحدت الوجود سے علمائے ظاہر کے انکار کی کیا وجہ ہے ؟ فرمایا ۔ اکثر اہلِ علم تو بے خبری کی وجہ سے انکار کرتے ہیں، اندھے کو بینائی کا لطف کیسے محسوس ہو بہر نوع درحقیقت اس مسئلے کی صداقت میں کسی شک و ابہام کی کوئی گنجائش نہیں ۔

بعد ازاں، بندہ نے عرض کیا کہ حضرت مجدّد الف ثانی نے بھی اس مسئلے کے خلاف گفتگو کی ہے، باوجود اس کے کہ ان سے پہلے جتنے بھی نقشبندی بزرگ ہوئے ہیں، ان میں سے اکثر وحدت الوجود کے قائل تھے ۔ فرمایا ۔ سیّد غلام علی شاہ صاحب دہلوی کے خلیفہ شیخ احمد سعید صاحب جب ہندوستان سے ہجرت کے ارادے سے روانہ ہوئے تو وہ تونسہ شریف سے ہوتے ہوئے گزرے ۔ تونسہ شریف میں وہ حضرت تونسوی سے ملے ۔ دورانِ مجلس کسی نے ان سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ کے بزرگ حضرت مجدّد الف ثانی نے مسئلہ وحدۃ الوجود کے خلاف گفتگو کی ہے ؟ اس کے جواب

بلکہ فرشتے بندے میں بزرگی والے۔ تو اس جگہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں پر بھی عباد
اطلاق فرمایا۔ اگر فرشتے پر عبد کے اطلاق سے فرشتے کے نور ہونے میں کوئی فرق
لازم نہیں آتا تو نبی ﷺ پر بھی عَبْدُہٗ کہنے سے آپ کے نور ہونے میں کوئی تناقض نہ
ہوگا۔ کیونکہ عبد کا لفظ نور پر بھی بولا جاتا ہے۔ (۲) سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ
معراج روحانی ہوا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بِعَبْدِہٖ کے لفظ کو استعمال فرما کر واضح کر دیا۔ کہ
نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے روح بمعہ جسم اطہر نورانی سیر کرائی ہے۔ یہ خوابی واقعہ نہ تھا
بلکہ عالم بیداری کا ذکر ہے۔ اسی واسطے مقام شان میں لفظ عبد کا استعمال فرمایا۔

''وہابی'' ہر بات کو تم نے قرآن شریف سے ثابت کیا ہے۔ اور جواب دیا ہے لیکن
اس بات کا کیا جواب دو گے۔ کہ آپ کی ولدیت بشری ہے۔ خاکی سے نوری کیسے
پیدا ہو سکتا ہے۔

''محمد عمر'' زخرف ۲۵/۶ } وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِی الْاَرْضِ
یَخْلُفُوْنَ (اور اگر چاہیں ہم تو تم ہی سے فرشتے بنا دیں جو زمین میں خلیفہ بنیں) اللہ
تعالیٰ نے اس آیت سے اپنی طاقت فرمائی۔ کہ اگر ہم چاہیں تو تم خاکیوں سے فرشتے
نوری پیدا کر دیں۔ کہ تم طاقت ربانی کے منکر ہو۔ اور اِنَّ اللہَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ (بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت والا ہے) کو بھول گئے ہو اور مِنْ اَنْفُسِهِمْ
جواب بھی آ گیا اگر چاہے تو خاکی سے نوری پیدا کر سکتا ہے (۲) جنت میں حوریں
نوری ہیں۔ جن سے اولاد بھی ہوگی۔ معلوم ہوا۔ کہ نوری کی اولاد بھی ہو سکتی ہے۔

''وہابی'' تم نے کہا تھا۔ کہ نبی ﷺ کو کسی صحابی نے بشر نہیں کہا۔ میں ثابت کرتا ہوں
کہ اس کا ثبوت ہے۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۲۱ شمائل ترمذی ص ۲۲
میں ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ۔ حضور بشروں سے

دونوں فانی۔ جس کا محافظ رب ہو۔ اس کا بگڑنا سڑنا کیا۔ سمندر خواہ میٹھا
کھاری اس کا پانی لاکھوں برس کا ہے نہ بگڑا نہ خراب ہوا۔ قرآن رب
حفاظت میں ہے۔ لہٰذا نہ بگڑنا نہ خراب ہوا۔

سوال جنت میں حوریں کیوں رکھی گئیں۔ بیویاں اولاد کے لیے ہوتی ہیں جب
وہاں اولاد نہیں تو حوروں کی بھی ضرورت نہیں۔

جواب بیوی صرف اولاد کے لیے نہیں بلکہ مرد کی خدمت اور دل بستگی، گھر کی
رونق اس کا اصل مقصود ہے۔ بہت لوگ اولاد سے گھبراتے ہیں مگر بیوی
ہیں۔ بڑھاپے میں جب اولاد سے ناامیدی ہو جاوے تب بھی بیوی
جاتی ہے۔ حوریں خدمت اور رونق کے لیے ہوں گی۔

سوال جنت میں اولاد سلطنت فوج روپیہ پیسہ کچھ بھی نہیں۔ لہٰذا وہاں کی نعمتیں ناقص ہیں۔

جواب یہ چیزیں دنیا میں نعمتیں ہیں۔ جنت میں مصیبت۔ اولاد دنیا میں اس
نعمت ہے کہ موت سامنے ہے۔ سلطنت فوج اس لیے نعمت ہے کہ دشمن
خطرہ ہے۔ روپیہ پیسہ اس لیے نعمت ہے۔ کہ ہمارے پاس ضروریات
موجود نہیں۔ پیسہ سے خریدی جائیں گی چونکہ وہاں موت نہیں۔ لہٰذا اولاد
فساد نہیں لہٰذا سلطنت اور فوج نہیں۔ ناداری نہیں لہٰذا پیسہ روپیہ نہیں۔

سوال جنت کے طبقے سات اور دوزخ کے طبقے آٹھ کیوں ہیں؟

جواب اس لیے کہ جنتی بھی مختلف درجات کے ہیں اور دوزخی بھی۔ جنتی لوگوں
پیغمبر اور عام مومنین یکساں نہیں ہو سکتے۔ ایسے ہی دوزخیوں میں ابوجہل
دیگر عام کفار یکساں نہیں جیل میں بعض اے کلاس کے قیدی ہیں۔ بعض
کے بعض سی کے۔ لہٰذا وہاں تینوں درجے تیار کیے گئے۔

سوال جب دوزخ میں آگ کا عذاب ہے تو اس کے بعض طبقے ٹھنڈے کیوں
اور ان میں ٹھنڈک کہاں سے آئی؟

جواب دوزخ کی گرمی بھی آگ سے ہے اور سردی بھی آگ سے۔ قرب سے
گرمی ہے اور دوری سے سردی۔ جیسے دنیا میں سورج کے قرب سے